130290 ـ رمضان المبارك میں دن کے وقت ماؤف العقل شخص کو کھانا دینے میں کوئی حرج نہیں

سوال

رمضان المبارک میں پہلے دن میرے پاس ایک بوڑھی عورت آئی جس کی عمر تقریبا سو برس کے لگ بھگ تھی، بعض اوقات وہ ہوش و حواس میں ہوتی اور بعض اوقات کچھ پتہ نہ چلتا، اس نے مجھ سے قہوۃ بنانے کا کہا تو میں نے اسے قہوہ بنا کر پیش کیا، کیا ایسا کرنے میں مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ؟
یہ علم میں رہے کہ میں نے اسے بتایا بھی تھا کہ رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو چکا ہے، برائے مہربانی مجھے اس کے بارہ میں معلومات فراہم کریں، کہ آیا میرا یہ علم صحیح تھا یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اس کی عقل ماؤف ہے اور وہ بڑھاپے میں داخل ہو کر اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھی ہے تو پھر آپ کا اس کے لیے قہوہ بنانے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس کے ذمہ روزے نہیں ہیں، اور بعض اوقات اس کا ہوش و حواس میں ہونا مثلا وہ یہ کہتی ہو کہ: ایسا کرو یا مجھے فلاں چیز دو تو یہ اس کی عقل پر دلالت نہیں کرتا.

غالبا جو سو برس کی عمر کو پہنچ جاتا ہے وہ ایسی عمر میں پہنچ جاتا ہے جسے کوئی سمجھ نہیں رہتی اور اس میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے، اس لیے اگر آپ کی اس کی حالت یہ لگا کہ اس کی عقل مفقود ہے اور اسے کوئی کنٹرول نہیں تو آپ اسے کھانا پینا دے سکتی ہیں،اس میں کوئی حرج نہیں.

لیکن اگر آپ کو یہ محسوس ہو کہ اس کی عقل ہے اور وہ تساہل و سستی سے کام لے رہی ہے تو پھر آپ اسے قہوہ اور چائے وغیرہ پیش نہ کریں، تا کہ آپ باطل میں اس کے ساتھ تعاون نہ کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کیا کرو، اور برائی و ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو المآئدۃ (2).

جو مسلمان شخص رمضان المبارک میں صحیح و تندرست ہو کر کھانا طلب کرے تو اسے کھانا پینا نہ دیا جائے، اور نہ ہی سگرٹ وغیرہ اور نہ ہی باطل میں اس کی معاونت کی جائے.

لیکن اگر اس کی عقل مفقود ہے مثلا پاگل اور مجنون اور بوڑھا جس کے ہوش و حواس قائم نہ ہوں تو ان پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ ان سے روزے ساقط ہو چکے ہیں " انتہی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ.